رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳
REGISTERED. NO. A.783



مفید نہو تو قیمت واپس

جوب قبانی بہار عمر جاتی ہے خزاں آتی ہے [illegible] جوانی رخصت ہوتی جاتی ہے [illegible]

ایسی حالت میں یہ گولیاں [illegible] خاص قوتوں میں [illegible] دل و دماغ اور خاص [illegible] کے لیے [illegible] ہے [illegible] روپیہ [illegible]

روغن قمانی [illegible]

یہ روغن [illegible] ایک ہی مرتبہ کے استعمال [illegible] رہتی ہے [illegible] مطلوب کو طالب اور طالب کو مطلوب بنا دیتا ہے [illegible]

قیمت فی شیشی [illegible] روپیہ [illegible] تین شیشی [illegible]

طلاء عجیب وہ تمام [illegible] شباب کی [illegible] پیدا ہوتی ہیں [illegible] خود بخود جاتا ہے [illegible] واپس [illegible] دوبارہ شباب [illegible] قوت [illegible] شباب [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

طلسمی گولیاں [illegible]

[illegible]

منگانے کا پتہ:- دواخانہ [illegible] لکھنؤ

فائدہ نہو تو قیمت واپس

طلاء مسک [illegible] قوت پیدا ہوتی ہے [illegible] قیمت [illegible] علاوہ محصول

روغن طلاء [illegible] ...... [illegible] علاوہ محصول

حبوب مسک [illegible] واپس [illegible] ... [illegible] قیمت [illegible] روپیہ علاوہ محصول [illegible] قیمت کی شرط ہے۔

عین الشفاء میڈیکل ہال لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۲

مضامین غیر

(۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء)

دو علمی اور ادبی نمونے

نفسیات پر ایک نظر

تمام عوامل رسمیہ جس میں اپنی تمام آلائشون اور کثافتون کا مشاہدہ کرتے ہوئے کب اجازت دیتے ہین کہ سن بلوغ حسن پر بقائے نسل کا دارومدار ہے ایک سنسنی خیز تیز کیمیائی سے موثر ہوتے ہوئے استعداد کامل کے ساتھ اتحاد تناسل مین تنفس گہرا پیدا کر سکے اگر تکوین رجحان جو نظام عالم کی جان اور مرکز عقبی کا مخزن ہے اقتضائے طبیعی کے ساتھ محتاج تشریح نہین مگر جبلت عوارض کو دیکھتے ہوئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ وجاہت نسل کے لیے آزمائش شرط ہے جسکی تاثیرات منفعلہ وسائل کے ضمن مین تناسل غیر فطری کی طرف منعطف ہوتی ہے پس ایسی صورت مین حیات معاشقہ موخر ہوئی اور امتزاج فریقین (جو معدوم محض ہے) مقدم۔

ادبیت

آفتاب انہماک دائمی ستغرق نگاہ اعتنا مین ارتعاش دائمی پیدا کرتا ہوا رخسار خستگی پر خندہ سیال اور مرکز التفات بنا ہوا اگر بہت عظمی سے نرگس خندان کے سامنے نوازش مین مصروف عیش ہو کر ایک لرزش دائمی کے ساتھ نا شریکات بن گیا اسکے مجتمع عضلات دفعتاً خارج ہو کر حرکت اضطراری مین مصروف نفرہ ہو گئے اور نعرہائے مسرت سے ہم نوازی کرنے لگے ایسی حالت مین وہ شہادت جو قرائن احتمالات پر اپنا اثر خلد والم ڈالے بغیر نہین رہ سکتی تقسیم جذبات مین جذبہ جمال پسندی سے ارتقائے ادبی کا پہلو بنگر کس طرح دائمی تعظیم ہو سکتی ہے۔

تحفہ ہائے سال نو

(۱) خادم الحرمین جمعیت خدام الحرمین لکھنؤ کا ہفتہ وار نقیب مولانا محمد صبغۃ اللہ صاحب شہید انصاری فرنگی محلی کی ادارت مین ۱۴ رجب ۱۳۵۴ھ سے نکل پڑا۔ آٹھ صفحہ کا پرچہ ہے۔ جیسا فرق اسلامیہ سے معانقہ و اتحاد پر مستعد ہے پہلا صفحہ پر "مدینہ منورہ کا خیال نسبت تحریم حج بحالت موجودہ" کسی عربی کا غذ اخبار سے ترجمہ کیا گیا۔ مگر نہ مفتی کا نام ہے نہ منقول عنہ یا ماخذ کا حوالہ۔ البتہ فتوے کے مدلل قوی اور صحیح ہونے مین کلام نہین۔

دوسرے صفحہ پر شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی (ڈائرکٹر آف پالسی) کا افتتاحی مضمون ہے۔ آپ کا مضمون بھی خاصہ ہے آپ تمام عالم کے اہل اسلام کے باہمی اتحاد پر اصرار فرماتے اور اور ادنہین تعاون کی دعوت دیتے ہین۔ تعاون علی الاثم والعدوان نہین بلکہ تعاون علی البر والتقوے۔ آپ کی سب باتین مان لینے کے قابل ہین مگر ہم اس دعوے سے متفق نہین:-

"یہ مسرت اور بعین حضرات کو خدام الحرمین سے
اختلاف رہ گیا ہے جو ابن سعود سے ہم عقیدہ ہین۔
وہ دراصل معذور ہین اون سے تعارض کی کوئی
وجہ نہین۔ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔
ان کی باتون پر توجہ کرنا اون کو عزت دینا ہے۔
۔۔۔۔۔ انکو الگ کر دینا چاہئے۔ ان کی
جھگڑالو سے بھی ترک کرنا بہتر ہوگا۔"

بات یہ ہے کہ خدام الحرمین سے کسی متنفس کو نہ پہلے اختلاف تھا نہ اب ہے۔ اختلاف ہے تو ان اصول سے ہے جنہین خدام الحرمین صحیح تصور کرتی ہے اور انجمن خدام الحرمین اونکے ابطال کی درپے ہے۔ پس اصول اختلاف ہو اور تعارض نہ پیدا ہو ناممکن بات ہے۔ ابکی تعارض ہوگا اور ضرور ہوگا۔ یہ بھی غلط ہے کہ پیروان ابن سعود معذور ہین اگر معذور و مجبور ہوتے تو واشگاف دلون ناگفتہ بہ اقوالات کہنا دیدہ بہ چہرے پر ناشاک کی نقاب نہ پڑی رہتی۔

بھلا اوس زمانے کے جرائد و شاکہ دیکھیے تو سہی جبکہ پے در پے ہدم ورردم قتل و سفک کی خبرین آتی تھین۔ بعض جرائد انہین جھٹلا رہے تھے اور قتل باستثنائے بعض کہتے تھے ابی انتظار کرو ابھی تصدیق نہین ہوی ہے۔ پھر جب بات بنائے نہ بنی تو بعض اپنی روش پر قائم رہے۔ بعض نے اپنی اشاعت مین کی دیکھی تو لگے لیپ پوت کرنے یون نہین تو وون۔ اور وون نہین تو یون۔ بعض کہنے لگے کہ انہیدم خبا وقع یعنی ماضی۔ اب تو ہین کا ناہی عزیز ہے۔ ایک آنکھ پھوٹتی ہے تو دوسری پر انسان ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ اور صاحب اونے کیا برا کیا۔ کچھ قبے کھود دے کچھ مسجدین ڈھا دین۔ تو یہ سب شریعت مطہرہ کی اجازت سے ہوا قبر پرست اپنی قسمت کو رو لین اپنے سینون کو پیٹین۔ وہ حامی لوائے شریعت ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ راستہ مین کسی قزاق کی مجال نہین جو حاجی کو لوٹے۔ تمام مال راستے بھر اسلیے محفوظ رہتا ہے کہ بچے تو اپنے ازواج غیر معدودات کے کام آئے اور شرعی ٹیکس کی مدمین وصول کر لیا جائے۔ پھر بڑھا لوٹا یا گیا۔ یہ مال وصول ہوگا تو دیگر شعائر کے ہدم وردم مین کام آئیگا۔ فوجیون کی تنخواہین تقسیم ہونگی۔ ولایت کی سیر مین تو چشم بلند اقبال صرف فرمائینگے۔ مسلم نما کافرون پر جہاد ہوگا۔ پیرس کے دواخانون سے مطہر شراب مول لیجائیگی۔ جو اخبار اس تقسیم سے بچے اُنہین سے کچھ تو ساکت ہین کہ جہان ہم کسی کا جنبہ نہین کرتے" اور کچھ کھلم کھلا خدام الحرمین کی ان مین ان ملاتے ہین۔ لہذا اس دعوے مین نہ رہیے کہ "انکی تعداد بہت تھوڑی ہے"۔ ابکی بار نامہ نگار نے غیر کی آنکھون سے نہین اپنی آنکھون سے گنگا پرشاد لائبریری کے وسیع ہال مین جلاوہ ادھیر بوڑھی دو سو کی تعداد حامیان ابن سعود کی دیکھی۔ ڈیڑھ بالشت کا ہال رحمن اللہ اتنا بھر نہین تو آدھا بھرا ہوا تھا۔ آدھے ہال مین تو کوئی فرشتہ جلوہ گر تھے جنکی رویت جیتے جی محال ہے۔

حافظ مستعان محمد رفیع تاجر گوشہ دسرکہ صحبتیا باغ لکھنؤ کی عمدگی مال و کفایت نرخ کا ثبوت ایک معمولی آرڈر سے ہو سکتا ہے۔

جو کربیان خالی نہ تھیں اور ان پر بھی آدمی سے زیادہ بنود و ملا
کی اور وہ رونق افروز تھیں جب وہ رنگین پچھاری نصیحت کا باب
تو اور ان پر بیانیان جلسہ کا قبضہ تھا۔ بھلا اس بیچ بخت
کو تفریح سے تنہا دو کون کر سکتا ہے! ایک مچھلی تو سارے
تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ شیر بھائی! آپ لاکھ "کم دیکم"
کہیئے مگر جواب ہدایت اور یا پڑیگا مطالبہ ضیعنی ہے۔ ہاں
کچھ دنوں تک غیر تالاب بیچ نباہ ہو سکتا ہے۔ اگر بیٹے
ہی سے گردن ڈال دینے کا ارادہ ہے تو پھر خاموشی
کے ساتھ تماشا دیکھنا زیادہ مناسب ہے ؎

داغ عشق نداری بہائے زلف مپرس
کہ این معاملہ با خاطر پریشان نیست

چوتھے صفحہ پر کچھ دوکانداری کی باتیں ہیں کچھ تمہاری
دوا سازوں کی طرح کے سرٹیفکٹ ہیں یہ روش بھی
ناپسندیدہ ہے۔ اگر علم اور قلم میں استحکام ہے تو دنیا
خود ہی ٹوٹ پڑیگی۔ بہ حیثیت کے پیر دستے بیت ایکساتھ

جیسا ہوں اور جتنا ہوں خود جان لینگے لوگ
جوہر تو جس میں ہوتا ہے گرون کیوں کر کے ساتھ

خصوصاً تیسرے کالم میں حضرت کیلو کا نصیحت نامہ ہرگز
قابل اشاعت نہ تھا۔ اس نصیحت نامہ سے مترشح ہوتا
ہے کہ حضرت مشیر وزراء ... پالیسی اور جناب شہید
اڈیٹر دونو بالکل نوا... تو آموز اپنے قومی اسپرٹ اور
معلومات سے ناواقف ہیں۔ گویا ان کو نہیں یہ بھی
معلوم نہ تھا کہ ایک قوم کا قدرا انبیاء کے اولیات
کیا ہیں۔ حق و صداقت الصدق! اور بے لاگ کھلے
خیالات کے ساتھ محبت، رواداری، دینیات
اور سیاسی ترقیوں سے علیحدگی؟ حضرت کیلو کو
بہت پسند ہے اگر یہ امور خادم المومنین کے پیش نظر
خاطر ہے تو حضرت کیلو اسکا استقبال خوشی کے ساتھ
کرینگے۔ اسکے ساتھ ہی "میرے اصول تنظیم" پر متانت
روش کے ساتھ اپنا مقصد پیش نظر رکھکر مائل ہونے
کی ہدایت بھی ہے۔

میاں کیلو صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ مشیر حسین صاحب
مولانا قطب میاں صاحب و جناب شہید صاحب نے
باہم اور یہ نصیحت نامہ بطریق "خوش آمدید" لکھوایا ہے۔
اگر یہ صحیح ہے تو میں "خادم المومنین" کی طرف سے

پاس ہے۔ کیا معنی کہ مہتمم بالشان "میرے اصول
تنظیم" صورت سرمین ابتدا نا اچھا خاصا اور بہت
اچھے ہیں میرے اصول تنظیم نے سنی شیعہ میں
جوڑ لا چلوانے کو بے نظیر کام کیا۔ اب میرے
اصول تنظیم تجربہ اور شرطیہ ہیں اور میرے اصول
تنظیم ترقی کرتے کرتے سلسلہ بیگ کے تالاب بیجان میں گھس
گئے ہیں۔ اپنے نصیحت نامہ پر عمل کرنا یقیناً ابھیون
کے لشکر کا پیش خیمہ ہے۔

صفحہ ۵ و ۶ کے مضامین بہت خوب ہیں۔
بہر حال یہ تحفہ قابل پسند ہے بشرطیکہ میرے اصول
تنظیم سے قطع نظر کیجائے اور ایسے لوگوں سے
پند گیری و تنظیم کا واسطہ خود جا ہی خود دیتا تو اموئن

(۲) کریم پٹری کلنڈر ۱۹۳۶ء۔ یہ کلنڈر کئی سال
سے ہمارے پاس آتا ہے اسکے مرتب پٹری کے مشہور
کارخانہ دار اے عبدالکریم اینڈ کمپنی مدراس ہیں۔
کلنڈر بارہ ورق کا ہے ہر مہینے اوراق زندگی کی
طرح ایک ورق خارج کر دینا پڑتا ہے۔ تین رنگ
سے چھپا ہوا ہے۔ تاریخوں کے ہندسے خوب روشن
ہیں دور سے دکھائی دیتے ہیں۔ عربی مہینے بھی ہیں
انگریزی بھی۔ تامل بھی۔ خوبصورتی کے علاوہ
ایک بات عجیب و غریب ہے جسے رویت قمر کا
حساب اس کلنڈر میں کیا گیا جانچ کے درج
کیا گیا ہے کہ تین سال میں تینے کبھی ایک مہینے کی
رویت ہلال بھی غلط نہیں پائی۔ حالانکہ جنتریوں
میں ستاروں کی چال بھی درج ہوتی ہے اور
رویت کی جدول بھی۔ تاہم رویت ہلال میں دھوکا
پڑجاتا ہے لیجئے شہود اس سرٹیفکٹ مدراس پوسٹ
بکس ۱۰۲۳ سے ملتا ہے۔

(۳) سلطان مراد جنتری۔ لاہور کے قاضی منیلال
اینڈ کمپنی نے تالیف کی ہے۔ جنتری ایک تاجر کی ہے
لہذا کوئی تعجب نہیں اگر نصف سے زیادہ اشتہار
اس میں ہوں۔ پھر بھی عوام کی دلچسپی کے لیے
بعض مضامین لطائف یا سہل الحصول نسخے
اس میں موجود ہیں۔ اور اس اعتبار سے بھی
کام آمد ہے کہ ریل کے کرایہ کی تفصیل لکھ دی

گئی ہے۔ خلاف صنعت ... لکھی گئی ہے۔

(۴) ڈسٹرکٹ گزٹ علیگڑھ۔ کونیا نمبر بہت خوب
نایاب دیکھنے کے قابل ہے۔ کیوں نہو سرکاری گزٹ
ہے ہمیشہ اس میں کچھ اوروں کے سن ہوتے تھے اور
دو چار ذاتی یا شی مضمون۔ مگر سال نو کی خوشی میں
ایک رنگین ورق بھی سرے پر چپکا دیا ہے۔
جسکے معنی یہ ہیں ؎

مجھکو بڑھیا نہ کہنا کوئی
میں تو لال پلنگ پر سوئی

اس صفحہ کی زمین زرد رنگ کی ہے گویا آنکھوں میں
سرسوں پھولی ہے یا مانجھے کا جوڑا پہنا ہے۔
سرخ جدول چاروں طرف کھنچی ہے۔ ایک سبز
گول پتے کے اندر ڈسٹرکٹ گزٹ علیگڑھ صاحب
جلوہ افروز ہیں۔ نام کے نیچے "یہ سرپرستی مسٹر ...
گاردن صاحب بہادر حاکم ضلع" بصورت قوس
تحریر ہے۔ گول پتے کے نیچے پل ہے یا اونٹ کے نیچے
گنگا بہی ہے۔ ... کے ایک سرے پر پل ہے دوسرے
ٹکڑے پر خربوزے رنگ کا جھنڈا گڑا ہے۔ جھنڈے
کے پاس شیر اور بکری ساتھ ساتھ پانی پینے میں مشغول
ہیں۔ مگر بکری غالباً شیر کے ڈر سے اتنی مضمحل ہوگئی ہے
کہ محسوس نہیں ہوتی۔ یہ سب کچھ تو ہے مگر بیچ کی
تصویر البتہ ایک معمہ ہے۔ نیچے نیلے رنگ کا پہاڑ ہے
پہاڑ پر جو سبز رنگ کے ٹنڈ سے بہت سے اُگے ہیں
ٹنڈوں کے بیچ سرے پر ایک پرزا دکھا ہے یا ...
ہے) جاپان کی ڈھال پر کئی نے وار شمشیر ہے اس شمشیر
کے ہر کنگرے پر ایک مہینے کا نام تحریر ہے آخری گھر پر
ایک پیر فرتوت گلے میں بارہ گیلوں کی ہیکل ڈالے
کھڑا اور شیت کی طرف سے درسے میں داخل ہوا ہے
پیر نزاد تو نزاد ۱۹۳۵ء ہے اور پیر زمین گیر ۱۹۳۶ء۔
گیلوں میں بھی بارہ مہینوں کے نام لکھے ہوئے ہیں
الغرض عجب پیرائی کی کلیاں ڈبیان ہیں جن کو
سمجھنا کارے دارد۔ خصوصاً یہ اعجوبہ بائی تو
ایسی چاروں جو بوں سے درست ہے کہ بیجان قند
شاعر فرماتا ہے ؎

سنگ ... سلام کر کے ہوا شروع سال جدید اہتمام کر کے

دوسرا شعر ہے

یہ تو بتلایئے کہ ہے کون کون قائل وہ
کہ جس سے اپنے لوازم کا انصرام ہوا

چوتھا مصرعہ یون ہونا چاہیے تھا ہے
کہ جس سے اپنے لوازم کا انصرام کرے ہوا

الغرض شاعری اور مصوری دونوں ہر رقیب تو آم
نکراتی ہین وہ حضرات متہمین اچاہے کسی اپنے
لوازم کا انصرام کرکے جو ہوا ہوا ہو مگر آپ اپنے
لوازم کا انصرام کرکے خوب ہوا۔

اس کی داد ہم بھی دیتے ہین خصوصاً
یہ کہ پانچ رنگ کا مکرر بدایت
انصرام کرکے ہوا شاعری اور
مصوری کو سلام کرکے ہوا۔ اور
تنسیق اوقات کا اہتمام کرکے ہوا۔
بلکہ اگر دنیا بھر کو خلام اور صرف
برہمن کی تلیا تمام کرکے ہوا ہو تو
عجب نہین۔ لاحول ولا قوۃ خدا کرے
یہ اہتمام خاص اہتمام کرکے ہو جائے۔

باقی آئندہ

اور کافی عرصہ گزر گیا نہ اس کی تصحیح یا اظہار ہو جب
نہ ہونے پر اور یکا متعلق آپکے شائقین کی خواطرت
استفسار کا خیال پیدا نہ ہو۔

چند مدت سے آپ کی ہفتہ وار اشاعت کا یوم جمعہ
پنجشنبہ قرار پاچکا ہے لیکن جلد ۱۱ کے پرچہ نمبر ۱۷ کی
تاریخ اشاعت مین غلطی ہے جو پنجشنبہ سے مطابق
نہین ہوتی یعنی باستثناء صفحہ کا اوّلین رجب یہ
پنجشنبہ ۹۔ دسمبر ۱۹۳۶ء صحیح تاریخ طباعت مندرج ہے

حضرت باعتراض ہونا مجبوری صحت کی طرف سے
غفلت ہوئی اور ضرور ہوئی۔ ہمارے شیخ صاحب
کاپی پڑھنے میں اپنسل برین کی سی روانی دکھاتے
ہین۔ خود صحیح پڑھنے کے عادی ہین تو غلط کو بھی
صحیح پڑھ جاتے ہین۔ غلطی بجائے خود برقرار رہتی
ہے۔ یہ تو دن تاریخ کا معاملہ ہے اسکی تصحیح جنتری
سے بھی ہوسکتی ہے۔ مگر بعض غلطیان ایسی
رہ جاتی ہین کہ مطلب خبط ہو جاتا ہے اور حسن
عبارت ماند پڑ جاتا ہے۔

کاتب صاحب نے سال کے چوتھے پرچے
مین ناسخ کی جگہ پانچ لکھ گئے
صفحہ چار کے پہلے کالم مین انیسوان
شعر موخر ہے اور بیسوان مقدم۔
صفحہ ۵ کی اٹھارھوین سطر مین
"آپ کے ساتھ منتے" پڑھ گیا ہے۔
سال گزشتہ کے ۲ کالم میں بتایا
ہوگیا تھے میں ہین کے شعرا ال
گزشتے مین خراب جا نہین سکتی
روز کاتب صاحب نے لکھ دیا ہے
ہو چکی تھے مین ہین کے شعرا ای
یہ کارستانیان ہین۔ کبھی کاتب
سے سرزد ہوتی ہین کبھی مصحح سے
کبھی مصحح سنگ سے اور بعض اوقات
یہ بھی حرف اڑا دیتا ہے غرض
غلطی کا شوق کسی نہ کسی طرح
پورا ہو جاتا ہے خواہ بہ نقصان
حرف و لفظ ہو یا بہ زیادت لفظ
و حرف یا بہ تبدیل حرف و لفظ یا بہ سہل مسخ و نسخ
گزشتہ جلد کی تمام غلطیان نکالنا تو بہت دشوار
ہے البتہ آئندہ کوشش کیجائیگی کہ ایک۔ ہفتے کی
بڑی بڑی غلطیان دوسرے ہفتے مین درست
کردی جائین فقط

نیاز مند بجنور



"یہ وہ شراب ہے خالص جسے حرم میں پیئے"

بظاہر سبب اسکا کچھ نہین
کہ تاریخ سے روز ملتا نہین

ذریعہ: تاقی آپکو معلوم ہی ہوگا کہ
جو ہر زبان علم آپ کے ہر ایک لفظ
کو گوہر ادب تصور کرکے ہمیشہ
قدر کی نگاہون سے ملاحظہ فرمایا
کرتے ہین۔ کیونکہ اوتکا دلی ذوق اوتھین مجبور
کرتا رہتا ہے کہ وہ آپ کے نادر مضامین کا حرف
حرف۔ نقطہ نقطہ بنظر غور مشاہدہ کرتے رہین۔ یہی
وجہ ہے کہ آپ کے کل مافقت مین جگہ پانے والے
اشتہارات بھی بکمال شوق دیکھے جاتے ہین اور خوش
قسمت مشتہرین کی مالی منفعت کا باعث ہو رہے
ہین۔ اندرین حال یہ ناممکن ہے کہ آپ کی کوئی
فروگذاشت باعث مطالعہ سے باقی رہجائے

باقی تمام صفحات پر پنجشنبہ ۱۰۔ دسمبر تحریر ہے۔
حالانکہ ۱۰۔ دسمبر کو پنجشنبہ نہین بلکہ شنبہ تھا۔
یقیناً بمقتضائے بشریت یہ کاتب صاحب کی غلطی
ہوگی۔ مگر اوسکی نسبت آپ کی جانب سے ہنوز کوئی
تصحیح نظر نہ آئی گئی۔ یہ عرض توجہ عالی مبذول کرانے
کی ضرورت پیش آئی۔ براہ نوازش اس غلط اندراج
کی صحت کا اعلان فرماکر ناظرین سراپا عزو تمکین کو
اصلاح خیالات کا موقع عطا فرمایئے۔ راقم نیاز مند

خاکسار ... [illegible]

پنج مل خدا ۔ خدا مل پنج

چو خواہی کہ کامل شوی در تعشق
بترس از تملق بترس از تملق

نامۂ خداوند تعالےٰ باختر آنجہانی ؛

بنام

لارڈ اروِن وائسرائے این جہانی

اجی لارڈ صاحب! ششدر و پیچ مین ہون کہ تم سے کیونکر بات چیت کرون القاب کیا لکھون آداب کیا لکھون۔ ایک زمانہ تھا کہ اینجانب اپنی خدائی کے ڈنکے بجاتے تھے۔ لمبی داڑھی مین بال بال گنج موتی پروتے تھے۔ ایک بہشت بنائی تھی۔ ایک جہنم تیار کیا تھا مقدرات کی وہین دیکھتے بھالتے بسبب مصلحت بری لکیر کی جگہ اچھی لکیر۔ اچھی لکیر کی جگہ بری لکیر بناتے بگاڑتے اور خوش ہو کے قبول خداوندی پر جھکتے تھے ؛

"من چہ تقدیر کردم؟"

وزیر باتدبیر پرتو دبیر تجبیارک بن جبنک بن النقش بن مانقش بن سنگ سفید حاشیہ آرائے تیا ملا خداوندی تھا۔ وہ ہر آنے جانے والے سے کہتا۔ سجدہ کرو سجدہ۔ جاگتی جوت کے خداوند موجود ہین۔ لوگ سجدہ کرتے اور اینجانب کہتے کرو ؛

"سر از سجدہ بردار کہ لعنت بر تو فرستادم"

جب خدائی کا ڈول چلے بیل ڈال گیا تو نفس کہتا تھا۔ کہ دوسرون مین اور تجھ مین کیا فرق ہے دوسرے کھانے والا جسم تو بھی رکھتا ہے۔ بغیر کھائے پیئے تجھے چین نہین زیادہ کھا جاتا ہے تو پیٹ مین گڑگڑی ہوتی ہے۔ جو چیزین کھاتا ہے اونکے پیدا کرنے پر تو قادر نہین۔ یہ کمبخت جو تجھکو خدا بنانا چاہتے ہین آخر انھون نے تجھ مین کیا ایسے اوصاف مافوق البشریت دیکھے ہین کہ مرادین مانگنے آتے ہین۔ مگر رفتہ رفتہ یقین آ گیا کہ کچھ نہ کچھ قدرت تجھ مین ضرور ہے آخر اتنے بیٹھے دانش جھوٹ کیون بولتے۔ کوئی کہتا تھا خداوند تیرے دامن بستہ سے تیرے نام کا بیٹا کھینچ لایا۔ بیٹے کا باپ بنے۔ مراد پوری ہو گئی۔ نذر حاضر ہے۔ کوئی بندی گندی سجدہ کر کے کہتی "تیرے قربان تیری بندی اور بندے سے نہتی نہ تھی گوڑا سوت کو پیچ پڑا رہتا تھا جب تیرے نام کی سمرن جپی۔ گوڑی سوت کا پاؤن چھوٹ گیا منہ کالا ہو گیا۔ گوڑی کے پاؤ نکلی جان نے اُدھر کو رخ کرنا چھوڑ دیا۔ اب پانی بھرتا ہے اور بندی کے پاؤن دباتا ہے جو کہہ دیتی ہون کیا مجال جو اوسکے خلاف کر جائے" ؛

تمہین انصاف کرو کہ جب ہزارون مرادمند اس طرح قدرت کا اعتراف کرین تو کہان تک دل ڈانواڈول ہوتا آخر یہ نوبت پہونچی کہ دل اچھی طرح بہک گیا اب جو کوئی شامت زدہ اینجانب کی قدرت مطلقہ مین اوسے شبہ بھی کرتا تو اوسکی سزا سولی ہوتی۔ یہی جی چاہتا تھا کہ شجر حجر سے لے کے جن و بشر تک اینجانب کا کلمہ پڑھتے رہین۔ کوئی سرکشی نہ کرے۔ خیر اب مرنے کے بعد آنکھون سے غفلت کا پردہ اوٹھ گیا۔ حقیقت آشکار ہو گئی۔ اور دوسرا بستہ راز منکشف ہو گیا جسنے اینجانب کو آدمی سے خدا بنا دیا تھا۔ اگر زندگی مین اینجانب گھٹنے پر سر رکھ کے تھوڑی دیر غور کرتے تو یہ کوئی ایسی گتھی نہ تھی جسے ذہن کے ناخن سلجھا نہ سکتے۔ لیکن یہ بات کبھی سوجھی نہین اور سوجھی بھی تو اردگرد بیٹھنے والون نے توسن رہوار خیال کی باگ دوسری طرف موڑ دی۔ اینجانب ایسے شہسوار ہین جو ہمیشہ رہوار کے تابع رہتے ہین۔ کچھ اینجانب پر موقوف نہین جتنے بالنسون کو خوشامدیون نے اپنی روزی کا ٹھیکرا بنا لیا اون سب کا یہی حال ہے۔ خوشامد کی زد مین گدھا بھی آیا تو مارا پڑا۔ حکایت مشہور ہے کہ ایک گدھے صاحب بے تکلف کھیت چر جاتے تھے پہلے تو ڈنڈون سے آؤ بھگت ہوئی مگر آپ جانتے ہین وہان تو قدم بھر پر اڑ بھول جاتی ہے مار دھاڑ کی پروا ہوتی تو پیٹ کیونکر بھرتا۔ ایک ذرا سی بھر جھری یا چوٹ لگنے مین سرسبز کا اثر کم ہو جاتا ہے لہٰذا کھیت کی چرائی کا شغل بالالتزام جاری رہا۔ آخر کسان کو ایک دوست نے صلاح دی کہ جالی بیہ گدھا یون نا پیچ خوشامد کرو تو کام چلے۔ چنانچہ کسان نے گدھے کا خیر مقدم ٹھیک اوسی طرح کرنا شروع کیا جس طرح آجکل کی ملکی کمیٹیان سبھائین انجمنین سوسائٹیان کرتی ہین۔ جیسے گدھے کی صورت دیکھتے ہی منہ زبانی ایڈریس نظم و نثر مین پڑھنے لگا ؛

"آپ آئے بھاگ کھلے نصیب جاگے اقبال بلند ہوا خوش قسمتی کا ستارہ چمکا۔ دھن ہے آپ کو۔ آیئے تشریف لایئے۔ ہری ہری کھیتی نوش کیجئے۔ اللہ اللہ آپ کی دُم ہے کہ ذوذنب (دنبالہ دار) کوکب ہے۔ آنکھین ہین کہ سہیل یمانی افق جبین پر طلوع ہوا ہے۔ اور تھوتھنی کی خوبصورتی کا حال تو کوئی عاشقان جانباز کے دل سے پوچھے۔ صدف ہے صدف۔ جس مین مٹر کی پھلی کی طرح دانت بانٹے مروارید کی لڑی جگمگا رہی ہے۔ جب آپ اپنے دہن خالی کو چیرتے گردن سمیٹتے کان کھجاتے اور لید سونگھ کے آفتاب سے بزبان بے زبانی دعوش الحانی سی ہون سی پون کرکے مباحثہ شروع فرماتے ہین تو زندہ و مردہ فصحا کی جان پر بن جاتی ہے۔ مردے قبرون مین کروٹین لیتے ہین زندے کلا بازیان کھانے لگتے ہین۔ نیازمندان خاص حضور کی اس بے نیازی کی دل سے تعریف کرتے ہین۔ بار ہا مسٹر لائڈ جارج نے ترکی سلطنت کے خلاف آپ کی ہم آہنگی کی مگر فیل ہو گئے اور فیل ہونے کے بعد "نوبل پرائز" حضور کی خدمت مین پیش فرمایا۔ اللہ رے بے نیازی کہ آپ نے یہ بھول قبول نہ کی دو تین جھاڑ کے دم مونڈلی ؎

کمید عزن خوش قسمتی دو بار قسمت
بجز بجز کہ ہر ایک دانہ دانہ وار قسمت

سپاسگزاران باختصاص ملتمس ہین کہ جس طرح آج حضور نے اس شورہ زار کو اپنے مقدم برکات سے رشک بہشت شداد بنا دیا ہے اوسی طرح دوام ایکواں مہمان نوازی فرماتے رہئے جیسا کہ ایک شاعر فرماتا ہے ؎

شکر بجا آر کہ مہمان تو کھیتی خود نی جزو دار دانتو



"آئے جو تو آؤ سر آنکھوں پر ۔ مگر وضع ہے شکاری ۔ ہاتھ میں ہنٹر ہے ۔ چھری کسی گھات میں"

حکم قرار داد دیوالیہ

عدالت جناب سب جج صاحب بہادر اول ضلع [illegible]
مقدمہ متفرقات نمبری ۳۰ ۱۹۳۱ء درخواست دیوالیہ
[illegible] ساکنان
اطلاع نامہ
[illegible]
چونکہ بمقدمہ بالا اسمیان [illegible] دیوالیہ
بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء قرار دیئے جا چکے ہیں لہذا تم کو اطلاع
دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۹۳۲ء حاضر عدالت ہذا
ہو کر ثبوت و دستاویزات قرضہ پیش کرو یا جو کچھ عذر
ہو پیش کرو۔ در صورت عدم حاضری حسب ضابطہ
عمل در آمد ہوگا۔

المرقوم ۷ جنوری ۱۹۳۲ء

مہر عدالت

دستخط حاکم
[illegible]

الٰہی آفتابِ حریت تابان و درخشان باد"۔

چند ہی روز ہوئے گذرے صاحب نے محسوس کر لیا کہ غربا کی کٹھیاں جو ہندوستانی شان کا ذریعہ ہے اور پھر تشریف نہ لائے۔ دوست لاٹ صاحب! خوشامد وہ بلا ہے کہ انسان حیوان پر یکسان اثر کرتی ہے۔ چیتے کے ذریعے سے اب شکار کا رواج اُٹھ گیا ہے ورنہ تم چیتے یار کا بھی تماشا دیکھ لیتے کہ ایک وحشی جانور کیونکر خوشامد کے جھینسوں سے رام کیا جاتا ہے۔

"چیتے یار ہیں۔ ہشو کیو۔ چیتے میان ہیں۔ ان کے باپ جنگل کے شیر تھے۔ میان چیتے ہیں۔ چیتے بہادر ہیں شاباش ہے بہادر۔ ان کی ماں بڑی بہادر تھی۔ لینا لپک کے جانے نہ پائے۔ وہ ہرنی کھڑی ہے"۔

یہ کہا اور اندھیری منہ پر سے اُتار لی میاں چیتے جھپٹ کے ہرنی پر دوڑے۔ شکار مارا میر شکار صاحب نے پھر قصیدہ خوانی شروع کی اور بافسون خوشامد منہ سے شکار چھین لیا۔ یہ دو مثالیں ہیں ان میں سے ایک مثال حماقت اور بری خواہش کی ہے جو خوشامد کی زد میں آئی۔ دوسری مثال غضب و غصہ کی ہے جسنے خوشامد کی تابعداری اختیار کی۔ اب ایں جانب اپنے ذات کے علاوہ بعض ایسے ذوی العقول کا حال بیان کرتے ہیں جنکی عقل پر خوشامد نے قبضہ کر لیا اور وہ باوجود صاحب ہمت صاحب ارادہ صاحب عقل ہونے کے اس نامراد خوشامد کے ہاتھوں تباہ ہوئے۔ مثلاً نمرود شداد کی۔ فرعون مصری شداد۔ ہامان۔ طرح طرح کی رسمیں جاری ہوئیں جو ایک نفس شریف کو دوسرے نفس خسیس کے سامنے سرنگون ہونے پر مجبور کرنے لگیں۔ پانچ صدی اور عرب تک ترکوں میں تابوج کی رسم تھی ہر امیر با در باری کا فرض تھا کہ جب بادشاہ کے سامنے جائے تو ایک ہاتھ سے ایمانسگھ کی طرح ٹوپی اوتارے اور دوسرے ہاتھ سے کان کی لو پکڑ کے رکشا کرے۔ ظاہر ایک صاحب عقل کا ایسی رسوم کو قبول کرنا بعید از قیاس ہے لیکن خوشامد از ین بسیار کرد است و کند۔ واقعات پیشین پرانے ہو گئے مگر رضا شاہ پہلوی کے تازہ واقعات اندوہناک ہیں۔ ایک غریب سائیس جسنے اپنی بہادری

وہمت ارادہ کی بدولت مختار کل دڈکٹیٹر کا عہدہ حاصل کر لیا اب خوشامدیوں کے گھیرے میں پھنس گیا ہے۔ خوف ہے کہ خوشامد خورادے بھی آسمان رکھ باعرش بیجا گردون جناب ثریا پانگاہ فلک سریر جہان مطاع عناصر مطیع کہہ کہ کے پاگل نہ بنادیں۔ تصنیف تعلہ وثناسہائی تہنیت کا تانتا بندھ گیا ہے۔ کہنے کو سائنر سولینی اور وان ہنڈنبرگ بھی خوشامد خوروں کے گھوپے میں ہیں مگر وہ یورپ میں ہیں یورپی خوشامد اتنی زہریلی نہیں ہوتی جتنی کہ ایشیائی خوشامد۔ اسکا مارا پانی نہیں مانگتا۔ بیچارے نظام حیدر آباد بھی کشتۂ خوشامد ہیں۔ یہ سیدھے سادے چال چلن کے آدمی ہیں۔ مرغ زرین بننے کا انھیں شوق نہیں۔ بندۂ شکم بننے کا انھیں آزار نہیں۔ فضول خرچی انکا شعار نہیں پھر بھی بیرونی خوشامد خوروں کا شکار ہو گئے۔ جو بات انھوں نے محض رحمدلی اور ہمدردی سے کی اخبار والوں نے اوسی کو بانس پر چڑھایا۔ مثلاً انھوں نے ترکی معزول ناقہ کش خلیفہ کی تنخواہ اسلیے مقرر کی کہ عزت دار آدمی تھا اسکا اکرام کرنا چاہیے اخبار والے کہ بضم خوشامدیوں نے بڑے بڑے آرٹیکل لکھنے شروع کر دیے۔

"اے کیوان شکوہ اسلام پرور بادشاہ تیرے نام سے اسلام کا نام قائم ہے اسوقت اسلام کی ٹوٹی کشتی کا ناخدا تو ہی ہے"۔

انھوں نے مدینے کے ٹوٹے قبّوں اور اُجڑے مزاروں کے بنوانے کا ارادہ کیا اور خوشامدی لے دوڑے۔

"کیا کہنا اس سخاوت کا۔ ایسے ہوتے ہیں اسلامی بادشاہ کہ بیٹھے یہاں ہیں مگر درد اسلام سینے میں ہے آج ہندوستان میں اگر اسلام کا سکہ چل رہا ہے تو اسی ذات والاصفات سے چل رہا ہے۔ اے قامع کفر و ضلال اے حامی شریعت غرا خدا تجھے سلامت رکھے تیری ذات سے ہیں اسلام کو قوت پہنچیگی تیرا ہی آسرا ہے"۔

یہ رجز خوانیاں یہ لن ترانیاں یہ لنانیاں متعصب ہندوؤں کے کانوں تک جو پہنچیں تو اونھوں نے کان کھڑے کیے کہ آخر وہ بھی نظام کی رعایا ہیں وہ اونھیں محض مسلمانوں کا بادشاہ نہیں سمجھتے تھے۔ اسلام اسلام کا ڈنکا بجتے سُنا تو دل میں بَل آیا۔ بدگمانی پیدا ہوئی۔ یہ فکر رہنے لگی کہ دیکھیں کتنا روپیہ اسلام پر صرف ہوتا ہے۔ کتنا ہندو مذہب پر۔ دو چار ریاستیں جو ضبطی میں آئی ہیں کہیں اوس میں اسلامی تعصب کا دخل تو نہیں ہے"۔ عیب نمایدہنرش در نظر مشہور ہے۔ اب ہر بات کی تہ میں مذہبی تعصب جھلکتا دکھائی دیا۔ جیلیے ردو بدل کی تحاقی جوتھائی ہونے لگی۔ لارڈ ریڈنگ کو بھی حد سے متجاوز ہونے کے انتقام کا پہلو مل گیا۔ آؤ بیروں کچھ گھر سے بیجاؤ۔ اونھوں نے بمصلحت خاص چند انگریزوں کو برطرف کر دیا تھا اون کی جگہ ہندوستانی مقرر کیے تھے۔ یہ بھی محمول بر تعصب ہوا۔ فرمائش ہوئی کہ "دل تم گورا چمڑا والا سے کھونٹ رکھتا ہے ہم مسٹر پٹیلی کو جبرن کر کے جگہ دلائیگا"۔

خلاصہ یہ کہ نامراد خوشامد نے بہت سے گھر گھالے ہیں۔ دوست ارون تم یہاں نووارد ہو اتنا جانب یہ سنکے بہت خوش ہوئے تھے کہ تم ایلیٹ ڈیکلے شہزان میں چھرتے ہو۔ تم نام تم میں نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ ملک کی بے چینی کے اصلی اسباب خاطر نشین ہو جائیں اور تم ایک حکیم حاذق کی طرح تشخیص مرض کے بعد کیونکر علاج کی طرف متوجہ ہو جاؤ مگر واے ستم سے

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

لارڈ ریڈنگ کی طرح تم بھی خوشامدیوں کی جڑیاں تحریر میں گرفتار ہو گئے ہو۔ ریاستوں میں دعوتیں کھاتے پھرتے ہو اہل الغرض خوشامدی خوشامد نامہ پیش کرتے ہیں اور تم ٹھنڈے کلیجے مسکرا مسکرا کے اونھیں سنتے ہو۔ پیارے ارون۔ ایجانب اپنی خدائی کو آج تک رو رہے ہیں تمھارے پیشرو دوست لارڈ ریڈنگ اپنے آقا جان بل و تمھاری قوم کے نزدیک ممدوح ہوں تو ہوں مگر ہندوستانیوں کے دل میں اونھوں نے خوشامد پسندی کی بدولت گھر نہیں کیا۔ ایجانب کی خدائی اور ریڈنگ کی وائسرائی سے کمیں

سنتے پڑتا چاہیے جنگ اور دیگر فرشتگان مغرب نے ایجانب کو خراب کیا۔ ریڈنگ کا دل [illegible] اپنے ہاتھوں لیا اور لگا دھی جی کا کھیل بگاڑا۔ تم ملا یہ بنارس اور نواب رام پور کی خوشامدوں میں رہے ہو ایجانب کا دل دھڑکتا ہے کہ دیکھیے کیا ہو۔ آئندہ خط میں میتے اون خوشامدی القاب کا کھولا جائیگا جو ان کے تہنیت نامے کی جان ہیں منتظر بودہ باشند۔

راقم [illegible] شاہ [illegible]

مدرسہ رموز زوجیت

سنتے ہیں کہ بوسٹن میں ایک نیا کالج کھولا ہے جس میں لڑکیوں کو بیوی بننے کے رموز بتائے جائینگے۔ ہندوستان یورپ کی نقل پر تو ہے [illegible] جب ایسا صاحب [illegible] دیکھو [illegible] ہے دوسرا درجہ [illegible] ہو [illegible] شروع ہو گئی تو کوئی وجہ نہیں کہ [illegible] نصاب باقی رہ جائے لیکن یہاں محض اچھی بی بی بن جانے پر لوگ قناعت کرنے والے نہیں ہیں۔ یہاں تو ایک ہی طالب کے ساتھ اچھی نند اچھی بھاوج اچھی دیورانی اچھی جٹھانی اچھی بہو اچھی ساس اچھی [illegible] کے رموز پر اطلاع کی ضرورت [illegible] ہے۔ اور اگر ان رشتوں میں سے اچھی [illegible] قید نکال دی جائے تو کم از کم ان [illegible] کے نازک معاملات [illegible] جلد [illegible] کی تعلیم ضرور معلوم ہونی چاہیئے چنانچہ ایک اچھی دولہن جب بیاہ کے سسرال پہونچیں تو دروازے پر خسر صاحب نے استقبال کیا [illegible] صاحب [illegible] صاحب نے [illegible] کی [illegible] دیکھی [illegible] اور [illegible] گھبرائیں۔ [illegible] نہیں [illegible] کھانے میں [illegible] میاں کی [illegible]

[illegible] تو اون سے کیا ہوا [illegible] بجلی کا تار میں [illegible] اُس میں [illegible] تمہارے کئے سے تو نہیں اور تروتی [illegible] ہندمیں اتارے کو آئین تو ناک چڑھا کے بولیں [illegible] انگیا کا جنجال [illegible] شیطان کی پوجا [illegible] دیکھو [illegible] نہیں اتروگی [illegible] اُس نے کیا اثر [illegible] جو بوت تھا [illegible] ہمارا [illegible]

[illegible] بڑی [illegible] کرو [illegible] جب [illegible] ساتھ [illegible] ہو گئے ساس [illegible] میں [illegible] اس [illegible] میں [illegible]

سے نجات پائی۔

بالفعل ہندوستان میں ایک ایسا ہی مدرسہ [illegible] جاری ہو جائے تو بہ [illegible] کے نئے کالج کی تقلید میں [illegible] تمام ہونگی اون کا اثر پورا ہو گا۔ ہمیں معلوم نہیں کہ موجودہ مدارس طالبات کو یہ ضروری مسائل سکھاتے ہیں یا نہیں۔

المختصرات

جنرل نیوز دہلی [illegible] سے خبر [illegible] ہے کہ خواجہ حسن نظامی کا ایک مرید بلوچستان سے آیا ہے وہ مرزا حیرت [illegible] جواب [illegible] ایک [illegible] اگر سچ ہے تو [illegible] خبر [illegible] ہونا چاہیے [illegible] خبر کو [illegible] کے لیے [illegible] مسلمانوں کی [illegible] دونوں کا [illegible] ہو جائینگے [illegible] دو چار [illegible] کی [illegible] بچ جائینگے

بعض [illegible] میں [illegible] [illegible] جا [illegible] [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] سے ملاقات و صحبت قائم ہے۔

[illegible] شاہ ایران احمد علی شاہ [illegible] سلطنت کھونے کے بعد [illegible] کی دوکان پیرس میں کھول دی ہے مشرق کا عطر فتنہ مغرب میں بکنے لگے۔ اور جب کنٹر ہون کے ہجوم میں بیٹھے ہوئے نہیں [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] شاہ [illegible]

[illegible] سلطنت [illegible] شاہ [illegible]



[illegible] اور [illegible] ہوا [illegible] گھر میں [illegible] ہو [illegible]

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ بہترین مفید ادویہ

حلوائے مغز گنجشک

یہ ایک مقوی ... [illegible] اعصاب رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہونچانے میں اور معدہ و جگر کو طاقت عظیم پہونچاتا ہے، قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد تحسین سے باہر ہے، ایک جلیل القدر طبیب کا قول ہو بہو کے شعر میں نظم کیا گیا ہے، اگر یہی مقصود کے ... [illegible] دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ... [illegible] ہے۔ رقت و ریگ کے مرض کو دور کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ... خوراک چودہ روپیہ

مارالعظم عنبری دوآتشہ خاص الخاص

[illegible] ... بالخصوص ... اور صنعف ... [illegible] ... اور عسک ہے رقت ... و جریان وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس پیمانہ مفت

طلائے ... [illegible]

اعصاب کی ... [illegible] ... خلاف فطرت افعال کی وجہ سے ... [illegible] ... تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید ... [illegible] ... ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (عہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible] ... اور ... [illegible]

... پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلاں مفت طلب فرمایئے

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۴۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکالی ہے ... [illegible] ... کتاب زیادہ تر بیماریوں کے واسطے نہایت مفید ہے ... [illegible] ... خود ... کے مطابق ورزش کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ہے ... اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بڑھاپا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفحات دیکھتے ہوئے ... [illegible] ... قیمت صرف ... [illegible]

ملنے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا

طاقت ... [illegible]

[illegible] ... ایجنٹ ... چند اینڈ کو۔ چوک۔ لکھنؤ

کشمیری لذت النسا باتصویر

[illegible] ... اعجاز زاہدی ... [illegible]

پتہ: حاجی عیش کمپنی پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو ... [illegible]

دودھ گنج کیسری ... [illegible]

بال سدھا ... [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب سے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد و ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار ہین صدہا انکی دھرپد و ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین۔ لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے اور اگر نہ پر قادر ہین تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا ستار سے کام حاصل سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازبھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول کی قیمت ... محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ